علمائے دیو بند کے نمائندے تھے۔ علامہ حافظ کفایت حسین صاحب صدر "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" پاکستان کے تقریباً ۱۰۰ فیصد شیعہ ملت کی نگرانی فرما رہے تھے۔ ان اکابر ملت کے علاوہ وہ تمام مسلم لیگی زعما جن میں علامہ علاؤ الدین صدیقی صدر شعبہ دینیات پنجاب یونیورسٹی اور مسلم لیگ کے کونسلر اور عہدیدار اور پنجاب اسمبلی کے ارکان موجود تھے۔ مجھے تعجب ہے کہ "ڈان" کا نمائندہ خصوصی ان حضرات کے بعد کون سے ممتاز علماء کی تلاش میں سر گرداں رہا۔ اور بالآخر الفضل کے ایڈیٹر سے مل کر بیک وقت "ڈان" اور "الفضل" میں یہ رپورٹ شائع کی اسلامیان پاکستان توجہ فرمائیں کہ قائد اعظم کا یہ اخبار کس طرف رخ کر رہا ہے۔ جن علمائے کرام اور مشائخ عظام کی مساعی جمیلہ سے یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت منصہ شہود پر آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا یہ ان سب کی بے حرمتی، بے عزتی اور توہین نہیں ہے؟ کہ ان سب کو غیر معروف اور غیر ممتاز کہہ کر اس کنونشن کو ناکام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے نام نہاد کہا گیا ہے۔ "ڈان" کو چاہیئے کہ اپنی اس روش کو بدلے اور ان تمام بزرگوں سے فوری طور پر معافی مانگے ورنہ ان مرزائیت نوازیوں کے جو نتائج رونما ہوں گے ان کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ "ڈان" کی اشتعال انگیزیوں کا احتساب کرے۔ مسئلہ ختم نبوت پر آل مسلم لیگ پارٹی کنونشن کی خبروں کو مسخ کر کے شائع کرنا مسلمانان عالم کے ایمانی جذبات سے استہزا ہے۔

روزنامہ "آزاد" لاہور
۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء

# اخباری بیانات

## ① روزنامہ "ڈان" کی ایک خبر پر امیر شریعت کا تردیدی بیان

"آل مسلم پارٹیز کنونشن کے متعلق جو رپورٹ "ڈان" کراچی کی خبر ۱۴ جولائی میں شائع ہوئی اسے پڑھ کر مجھے انتہا درجہ کی حیرت ہے اور افسوس بھی دن دہاڑے کسی کی آنکھوں میں دھول ڈالنا دراصل اسی کو کہتے ہیں۔ لاہور ایسے مرکزی شہر میں دن کے اجالوں میں صبح نو بجے سے شام کے چھ بجے تک برکت علی محمڈن ہال میں اس کنونشن کے دو اجلاس منعقد ہوئے اس اجلاس میں مغربی پاکستان کے قابل احترام مشائخ عظام، ممتاز علماء کرام اور زعمائے ملت نے شرکت فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ سید آل رسول صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف، حضرت صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف جن کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ وہ یقیناً پہلی مرتبہ کسی جلسہ میں شریک ہوئے۔ وہ آل مسلم پارٹیز کنونشن کا اجلاس تھا۔ مغربی پاکستان کے مسلمانوں میں سے جن لوگوں کا ہاتھ دامن حضرات چشتیہ اہل بہشت سے وابستہ ہے۔ ان میں گولڑہ شریف اور سیال شریف اور تونسہ شریف ہیں۔ حضرت مولانا حافظ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف، صاحبزادہ سید اصغر علی شاہ صاحب علی پوری، صاحبزادہ محمد جان صاحب عثمانی نقشبندی سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور سجادہ نشین چورہ شریف کی موجودگی کتنی کروڑ جنتی مسلمانوں کی نمائندگی تھی۔ ایک اور صرف ایک مولانا ابوالحسنات مولانا محمد احمد صاحب قادری کی موجودگی اور صدارت ۸۰ فیصد علماء بریلی کی نمائندگی تھی۔ اور اہل حدیث حضرات میں سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی اور حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی، حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ ۱۰۰ فیصد اہل حدیث کے نمائندہ تھے۔ علمائے دیوبند میں سے حضرت مفتی محمد حسن صاحب قبلہ صدر جمعیت علمائے اسلام پنجاب حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ۱۰۰ فیصد

## (۲) "شہدائے ملتان کے حضور"

## (حضرت امیر شریعت کا ایمان افروز بیان)

"ترجمہ:- کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ محض ایمان لانے سے ہی نجات حاصل کرلیں گے اور ان کی کوئی آزمائش نہ ہوگی۔ حالانکہ وہ تمام لوگ آزمائے جا چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ پس معلوم کرے گا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حق و صداقت پر ہیں اور ان لوگوں کو جو کاذب و مفتری ہیں"۔ (القرآن)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے بنیادی عقیدہ کو گزند پہنچانے کی ناپاک کوشش کی تو حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کاذب و مفتری سے کسی قسم کا مناظرہ کر کے دعویٰ نبوت کے جواز میں دلیل طلب نہیں کی۔ اگر کیا تو یہ کہ سات ہزار سے زائد حافظ قرآن صحابہ کرامؓ ناموس رسالت اور تاج و تخت ختم نبوت پر قربان کروائے اور اس طرح مسلمانوں کی متاع دین و ایمان کو ایک مکار اور عیار کی دست و برد سے بچا لیا اور آئندہ کے لئے ملت اسلامیہ کو سبق دیا کہ جو شخص اس قسم کی ناپاک کوشش کرے اس کے متعلق اسلام اور ملت اسلامیہ کا فیصلہ کیا ہے۔ ملتان کے غیور اور صاحب ایمان مسلمانوں نے بھی اس دور پر آشوب میں جب کہ کفر و ارتداد کی سیاہ گھٹاؤں نے ایمان و ایقان کو پریشان کر رکھا ہے اسلام کی لاج رکھ لی ہے اور اپنے جگر گوشوں کو شمع رسالت ﷺ پر دیوانہ وار نثار کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان آج بھی خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر گولیوں کی بارش میں مسکراتا ہے۔

رتبہ شہید ناز کا گر جان جائیے
قربان جانے والے کے قربان جائیے

اور اپنے ایثار اور اخلاص سے جمہور مسلمین کے دینی اور ملی مطالبہ میں روح پھونک دی۔ خدا کی رحمتیں نچھاور ہوں تم پر شہیدان ناموس رسالت سلام ہو تم پر۔ اے ختم المرسلین کی عزت و آبرو پر قربان ہونے والو۔ مبارک ہیں ان کے والدین، ان کے نذرانے سرکار رسالت مآب میں شرف قبولیت حاصل کر گئے۔

یوں تو اس دنیا میں ہزاروں بچے جنم لیتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ ہزاروں کلیاں

کھلتی ہیں اور باد سموم کے تھپیڑوں کی تاب نہ لا کر مرجھا جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔ مگر وہ موت جو حق اور راستی کی راہ میں آئے حیات جاوداں بن کر آتی ہے

جو موت آئے تو زندگی بن کے آئے
قضا کی نرالی ادا چاہیئے!!

روزنامہ "آزاد" لاہور
۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء

(۳)

## ۱۹۵۲ء کے سانحہ ملتان کے متعلق حضرت امیر شریعت کا بیان

اخبارات میں ملتان کے اندوہناک حادثہ کے متعلق جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے اسے پڑھ کر ہمیں انتہائی صدمہ پہنچا اس وقت ہماری کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ راعیوں کے ہاتھوں سے رعایا کے چھے افراد شہید ہو جانا کوئی معمولی حادثہ نہیں۔

"انا لله وانا اليه راجعون"

ہمیں شہدا کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور استقامت کی توفیق بخشے

"انما اشكو بثی و حزنی الی الله"

ترجمہ۔ اب سوائے اس کے نہیں کہ ہم اپنی فریادیں اور اپنا حزن وملال خداوند کریمؒ کے حضور پیش کر دیں۔

سانحہ ملتان کے متعلق جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ وہ اتنی مبہم اور گول مول ہے کہ اسے پڑھ کر کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ اور سب سے بڑی دکھ کی بات یہ ہے کہ افسران ملتان نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی ہے۔ کیا ہجوم گولیاں چلائے بغیر واپس نہیں کیا جاسکتا تھا۔

یقیناً ملتان کے مخادیم حضرات معززین شہر علماء کرام اور ذمہ داران مسلم لیگ کی وساطت سے بھی جلوس اور حادثہ کے درمیانی عرصہ میں افہام و تفہیم کے ذریعے حالات پر قابو پایا جاسکتا تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ہمیں اس پر بے حد افسوس ہے"

(روزنامہ "آزاد" لاہور) ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء